غزلیں

ضررو صفی

○

داد و تحسین ہر اِک شعر پر اُسی سے ملی
سخن کی قیمتِ عرضِ ہنر اُسی سے ملی

شعور و فکر میں تابندگی اُسی کی ہے
عمیق فکر، یہ گہری نظر اُسی سے ملی

صدف نے قطرۂ نیساں کو کر دیا گوہر
گہر کو تابشِ شمس و قمر اُسی سے ملی

نمونہ بن گئی اُن کی حیات دُنیا میں
اور آخرت میں بھی راہِ مفر اُسی سے ملی

عطا ہوئی ہے خلافت خدا سے آدمؑ کو
جہاں کی سلطنتِ بحر و بر اُسی سے ملی

غمِ حسینؑ میں رونا بھی اِک عبادت ہے
نبیؐ کا واسطہ، یہ چشمِ تر اُسی سے ملی

بانگِ مرغانِ سحر سے ہوئے بیدار ضررؔ
طلوعِ صبح کی تازہ خبر اُسی سے ملی

ایم۔سی۔233ڈمالاکپیٹ کالونی،نزدآصفیہ ہائی اسکول،حیدرآباد

کیفی سنبھلی

○

حواس و ہوش کی حد سے گزر گیا ہوتا
اگر میں زہر نہ پیتا تو مر گیا ہوتا

تری زبان سے پہنچا ہے بھر نہ پائے گا
یہ زخم تیغ کا ہوتا تو بھر گیا ہوتا

ہر اک سلوک ترا سہ گیا کہ پتھر تھا
اگر میں آدمی ہوتا تو مر گیا ہوتا

شراب خانہ نہ ہوتا تو تیری محفل سے
اُٹھایا جاتا تو میں کس کے گھر گیا ہوتا

وہ جس کے ہاتھ سے دستار اُتری ہے میری
اسی کے ہاتھ سے سر بھی اُتر گیا ہوتا

خبر جو ہوتی کہ تجھ سے بھی سامنا ہوگا
تو آئینہ بھی ذرا بن سنور گیا ہوتا

میں جھوٹ بولتا کیفیؔ تو عین ممکن تھا
ہر ایک زخم مرا خود ہی بھر گیا ہوتا

نمبردار ہاؤس،محلّہ نوریوں سرائے سنبھل،موبائل:09837759663